از عدالتِ عظمی

سانجے انڈسٹریل اینڈ انجینئرنگ کمپنی

بنام

ریاست بہار اور دیگران

Commented [WU1]:

تاریخ فیصلہ:6 دسمبر 1995

[کے راماسوامی، فیزان ادین اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

ہندوستان کا آئین:

آرٹیکل 136- حقیقت کی بیک وقت تلاش-دیوانی کورٹ اور عدالت عالیہکے ذریعے ریکارڈ کیا گیا-

اپیل میں اٹھائی گئی نئی عرضی میں مداخلت نہیں کی-

تفریح نہیں۔

ریاستی حکومت کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت قرار پایا کہ:1. دیوانی کورٹ اور عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ 5.7.1979 کا خط 17.7.1979 کے معاہدے کا لازمی حصہ نہیں ہے۔ یہ حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے، مداخلت کی ضمانت دینے والا کوئی غلطی کا قانون نہیں ہے۔[H، 288-A-287]

Basharat Saleem
2025.06.27 14:14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

2. یہ عرضی کہ ثالث نے دعوی کی گئی رقم دینے سے انکار کرتے ہوئے قانونی بد عملی ارتکاب کیا ہے، اس پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا۔[288-ب]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 11912، سال 1995۔

اصل آرڈر نمبر 195، سال 1990 سے اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 7.1.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اے کے سریواستو اور آر کے شرما۔

جواب دہندگان کے لیے بی بی سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

دونوں طرف کی صلاح سنی۔ چونکہ دیوانی کورٹ اور عدالت عالیہ نے اس سوال پر غور کیا ہے کہ آیا 5 جولائی 1979 کا خط 17 جولائی 1979 کے معاہدے کا حصہ ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ یہ خط معاہدے کا لازمی حصہ نہیں ہے، اس معاہدے میں اپیل کنندہ کو 432 روپے فی ہیوم پائپ کی شرح سے ادائیگی کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

یہ حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی غلطی نہیں ملتی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ثالث نے دعوی کی گئی رقم دینے سے انکار کرتے ہوئے قانونی بد عملی ارتکاب کیا۔ ہمیں دلیل میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ مزید یہ کہ عدالت عالیہ میں اس دلیل پر بحث نہیں کی گئی۔ لہذا، ہم وکیل کو اس اپیل میں اس دلیل کو یہاں حل کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کی تعداد۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:14
I attest to the accuracy and
integrity of this document